انوار الولایت

۱۴۳۲ ھجری

ترجمہ

رسالہ تہنیت

تصنیف لطیف

حضرۃ شاہ حسین لاہوری المعروف سخی مادھو لعل حسین رضی اللہ عنہ

المتوفی ۱۰۰۸ ھجری ۱۶۰۰ عیسوی

مترجم

جناب عدیم افتخار قادری ایم اے

باہتمام فقیر وقاص علی قلندری لاہور

ملنے کے پتے
قادری رضوی کتب خانہ (گنج بخش روڈ لاہور)
المعارف پبلشرز (گنج بخش روڈ لاہور)

Rs: 50/=

Cell:0346-4440112

انتساب از ناشر

سیدی ومرشدی

قبلہ وکعبہ حضرۃ سید پیر ساجد علی گیلانی الجروی حفظہ اللہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم رضی اللہ عنہ
خانوادہ پیر سعادت علی گیلانی رضی اللہ عنہ

از

فقیر وقاص علی قلندری

انتساب از مترجم

سیدی ومرشدی

حضرۃ سید مقبول محی الدین گیلانی حفظہ اللہ

از

عدیم افتخار قادری (ایم-اے)

مختصر احوال حضرت شاہ حسین لاہوری رضی اللہ عنہ

از: مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۳۰۷ ہجری/ ۱۸۹۰ عیسوی)

حضرت شیخ بہلول دریائی کے مرید وخلیفہ تھے۔ ان کا دادا کلجس رائے ہندو تھا اور فیروز شاہ تغلق کے عہد میں مسلمان ہوا تھا۔ حسین کا باپ عثمان نامی دین دار آدمی تھا۔ بافندگی پیشہ تھا۔ شیخ حسین ۹۴۵ھ میں پیدا ہوئے۔ سات برس کے ہوئے تو لاہور کے ایک فاضل حافظ ابوبکر کے حلقۂ درس میں شامل ہو کر قرآن شریف حفظ کرنا شروع کیا۔ چھ سات پارے حفظ بھی کر لئے تھے اور کچھ دینیات میں بھی استعداد بہم پہنچا لی تھی کہ اسی اثناء میں شیخ بہلول وارِدِ لاہور ہوئے۔ ایک روز شیخ ابوبکر کی مسجد میں تشریف لائے اور شیخ حسین کو دریا سے ایک کوزہ پانی کا لانے کے لئے کہا۔ اس وقت دریائے راوی ٹکسالی دروازے کے باہر بہتا تھا۔ شیخ حسین دریا پر گئے اور کوزہ میں پانی بھر لائے۔ شیخ بہلول نے وضو کیا۔ نماز پڑھی اور شیخ حسین کے حق میں دعا کی کہ اے الٰہی اس لڑکے کو عارف اور اپنا عاشق بنا۔ شیخ حسین بھی ان کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو گئے۔ انہی ایام میں ماہِ رمضان شروع ہو گیا۔ شیخ بہلول نے حسین کو نمازِ تراویح میں امام بنایا حسین نے مرشد کی توجہ سے تمام قرآن سنا دیا۔ صاحب حقیقۃ الفقراء نے اسے یوں نظم کیا ہے:

در زمانے کہ شیخ سوئے حسین — آمد از بہر جستجوئے حسین

وقتِ خوش بود ساعتِ مسعود!! سالِ پنجاہ و پنج و نہ صد بود

سالِ تاریخ اوست بے تاخیر حق شدہ ہادیٔ حسین فقیر

شیخ بہلول نے چند سال ہی میں حسین کو درجۂ کمال تک پہنچا دیا اور اپنے وطن قصبۂ چندیوٹ (چنیوٹ) میں چلے گئے۔ اس کے بعد شیخ حسین نے چھبیس سال آبادی سے دور ویرانے میں شب و روز ریاضت و مجاہدہ میں گزارے مگر رات کو حضرت شیخ علی ہجویری داتا گنج بخش کے مزار پر آ کر اعتکاف میں بیٹھتے۔ اس دوران میں آپ کو حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت بھی ہوتی اور تمام مزار پُر نور ہو جاتا۔ اس طرح حسین حضرت کی توجہ سے کامل و اکمل ہو گئے اور نورِ باطن سے تمام اسرار و رموز آپ پر منکشف ہو گئے۔ صاحب حقیقۃ الفقرا لکھتے ہیں:

کہ بناگہ ز مرقدِ پُر نُور کرد در دیدۂ حسین ظہور

پیکرِ خوش بنورِ نورانی مظہرِ نورِ پاک رحمانی

گشت از دیدنش چومست حسین بے خود از جائے خویش جست حسین

ازارادت فتاد در پایش!! سرِ خدمت نہاد در پایش

شیخ حسین چھتیس برس کی عمر میں شیخ سعد اللہ لاہوری سے تفسیرِ مدارک پڑھ رہے تھے۔ جب آیہ وما الحیوۃ الدنیا الا لھو ولعب پر پہنچے تو استاد سے اس کے معنے دریافت کیے۔ انھوں نے اس کے جو معنی تھے، بیان کیے۔ شیخ نے کہا: مجھے حال مطلوب ہے قال نہیں۔ یہ کہا اور کتابوں کو اُٹھا کر کنویں میں پھینک دیا۔ دوسرے طلبہ نے اس پر اعتراض کیا۔ اُن کے مطالبہ پر کتابیں نکال کر ان کے حوالے کر دیں جو ہنوز خشک تھیں اور رقص و سرور کرتے ہوئے مسجد سے باہر آ گئے اور طریقہ ملامتیہ اختیار کر لیا۔ داراشکوہ نے بھی انہیں ملامتیوں کے گروہ کا سردار لکھا ہے۔ یہ طریقہ اختیار کرنے کے بعد کوچہ و بازار میں اسی طرح پھرتے۔ چار

ابرو کا صفایا، ہاتھ میں شراب کا پیالہ، سرود اور نغمۂ چنگ و رباب تمام قیودِ شرعی سے آزاد جس طرف چاہتے، نکل جاتے۔ صاحبِ حقیقۃ الفقراء لکھتے ہیں، ایک روز اپنے دوستوں کی خواہش پر حسین دریائے راوی کی طرف سیر کو نکل گئے اور موضع منڈیانوالہ پہنچے۔ وہاں کے زمیندار سردار بہادر خاں نے شیخ کے دوستوں کو پکڑ کر ایک جگہ بند کر دیا اور حسین سے کہا: میں انہیں اس وقت تک رہا نہیں کروں گا جب تک آپ بارش کے لئے دعا نہیں کریں گے۔ آپ نے بہادر خاں سے کہا: بہتر ہے کہ اگر تم میرے دوستوں کے لئے نانِ مرغن اور شیر و شکر پیش کرو تو اللہ تعالیٰ مینہ برسا دے گا کیونکہ سیر کے دوران میں آپ کے دوستوں نے ان چیزوں کے کھانے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ بہادر خاں نے یہ تمام چیزیں مہیا کر دیں۔ شیخ اور اس کے دوستوں نے کھانے کے بعد دعا کی، اسی وقت بادل نمودار ہوا۔ مینہ برسا اور بارش سے زمینیں سیراب ہو گئیں۔ روایت ہے کہ ایک شخص حاجی یعقوب نامی مدینہ منورہ کا رہنے والا تھا۔ وہ ہمیشہ شیخ حسین کو روضۂ نبوی میں معتکف دیکھتا۔ اس طرح وہ ان کا شناسا ہو گیا۔ ایک دفعہ وہ ہندوستان آیا۔ لاہور بھی پہنچا۔ بازار میں دیکھا کہ ڈھول بج رہا ہے اور شیخ شراب کے نشہ میں چُور رقص کر رہے ہیں۔ دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اطمینان کے لئے لوگوں سے نام و نشان پوچھا۔ پاس جا کر دریافت کیا۔ یہ کیا حال ہے۔ شیخ نے کہا، آنکھیں بند کرو۔ اس نے آنکھیں بند کرتے ہی اپنے آپ کو مدینہ منورہ میں اور حسین کو روضۂ نبوی میں معتکف پایا۔

نقل ہے شیخ حسین کے دشمنوں نے اکبر بادشاہ سے شکایت کی کہ لاہور میں ایک شخص حسین نامی ہے۔ جو داڑھی مونچھیں منڈواتا ہے۔ سرخ لباس پہنتا ہے۔ کھلے بندوں خلافِ شریعت امور کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایک حسین لڑکے مادھو کو اپنے پاس رکھتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ڈھول کی آواز پر رقص کرتا ہے۔ اس کے

باوجود باطنی ولایت کا دعویدار بھی ہے۔ اکبر نے ملک علی کوتوالِ شہر کو حکم بھیجا کہ حسین کو گرفتار کر کے دربار میں پیش کیا جائے۔ کوتوال کی تلاش کے باوجود حسین گرفتار نہ ہو سکے۔ ایک دن اتفاقاً حسین اور کوتوال کا بازار میں آمنا سامنا ہو گیا۔ اس نے حسین کو گرفتار کر لیا۔ اس وقت کوتوال ایک راہزن عبداللہ بھٹی نامی کو پھانسی دے کر فارغ ہوا تھا۔ کوتوال حسین کو جو زنجیر ڈالتا تھا وہ خودبخود ٹوٹ جاتی تھی۔ کوتوال نے کہا حسین تو اپنے شعبدہ سے جو جی چاہے کر میں تیرے پاؤں میں میخ ٹھونک کر بادشاہ کے حضور پیش کروں گا۔ حسین نے کہا: میں نے بھی اللہ تعالیٰ سے التجا کی ہے کہ تیرے جسم میں میخیں ٹھونکی جائیں اور تو اسی صدمے سے مرے۔ اکبر نے کوتوال کو حکم بھیجا تھا کہ عبداللہ بھٹی پھانسی پانے کے وقت جو کلمات زبان سے نکالے وہ بلا کم و کاست لکھ کر بھیجے جائیں۔ چنانچہ کوتوال نے من وعن وہی الفاظ دربارِ اکبری میں بھیج دیئے۔ اکبر یہ الفاظ پڑھ کر سخت غضب ناک ہوا کہ کوتوالِ شہر کو اس طرح ہُو بہُو نہیں لکھنا چاہیے تھا۔ اس نے یہ کلمات لکھ کر میری دل آزادی کی ہے۔ اس پاداش میں کوتوال کو بھی عبداللہ بھٹی کی طرح پھانسی دی جائے۔ اس واقعہ کے بعد شیخ حسین اکبر کے سامنے پیش کیا گیا۔ حسین اسی طرح مست و مخمور جام و صراحی ہاتھ میں لیے حاضرِ دربار ہوئے۔ اکبر نے کہا تو سلسلۂ قادریہ کا پیرو ہو کر یہ مے نوشی و امرو پرستی کیوں کرتا ہے۔ حسین نے اپنی صراحی سے ایک پیالہ بھر کر اکبر کے سامنے پیش کیا اکبر نے دیکھا تو وہ سرد پانی سے بھرا ہوا تھا۔ دوسرا پیالہ پیش کیا تو وہ شربت سے پُر تھا۔ اسی طرح تیسرا پیالہ دودھ سے۔ اکبر نہایت متعجب ہوا۔ بادشاہ نے بغرض امتحان جیل میں بھجوا دیا کہ اگر صاحبِ کرامت ہے تو زنداں میں نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اکبر جب شیخ حسین کو جیل بھجوا کر زنان خانہ میں گیا تو شیخ حسین کو بادشاہ بیگم کے پاس کھڑا دیکھا۔ پھر

قید خانہ میں جا کر دیکھا تو حسین کو وہاں بھی موجود پایا۔ یہ دیکھ کر اکبر نے شیخ کو رہا کر دیا۔

نقل ہے: جب اکبر نے عبدالرحیم خان خاناں کو ملک ٹھٹھ کی تسخیر پر مامور کیا تو وہ شیخ حسین کی خدمت میں برائے استعداد حاضر ہوا۔ شیخ نے کہا میں نے پانچ سو روپے کے عوض یہ ملک تیرے ہاتھ میں فروخت کر دیا۔ جاؤ مظفر و منصور رہو گے۔ اب کسی اور ولی سے مدد نہ مانگنا۔ چنانچہ عبدالرحیم ٹھٹھ جاتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہوا اور شیخ کبیر بالا پیر سجادہ نشین بارگاہ کی خدمت میں ایک سو روپیہ بطور نذر گزرانا۔ شیخ نے قبول نہ کیا فرمایا ملکِ ٹھٹھ تو پہلے ہی تجھے شیخ حسین دے چکے ہیں۔ اب نذرانہ لینے کی کیا حاجت ہے۔ صاحبِ معارج الولایت لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری قاضی لاہور نے شیخ حسین کی شراب میں سرمست ڈھول کی آواز پر رقص کرتے ہوئے دیکھا، سخت سرزنش کی۔ شیخ نے مخدوم الملک کے گھوڑے کی باگ تھام کر کہا: اے قاضی ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔ اول کلمہ توحید اور اقرارِ رسالت حضرت سرورِ عالم ﷺ۔ اس میں ہم دونوں شریک ہیں میں نماز روزہ کا تارک ہوں اور تُو حج و زکوٰۃ کا۔ تعزیر صرف مجھ پر ہی نہیں تجھ پر بھی ہے۔ مخدوم الملک یہ سن کر ہنسا اور چل دیا۔

صاحبِ حقیقۃ الفقراء لکھتے ہیں کہ شیخ حسین کے مرید نو ہزار کے قریب تھے جو ان کے ذریعے سے کامل و اکمل ہوئے۔ بعض نے شیخ کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار لکھی ہے۔ ان میں سے سولہ خلفاء زیادہ مشہور ہوئے ہیں، جن کے مختلف خطابات تھے۔ ان میں سے چار کا خطاب غریب ہے، چار کا دیوان، چار کا خاکی اور چار کا بلاول۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا شاہ غریب: ان کا مزار موضع رتی ٹھٹھ وزیر آباد کے قریب ہے۔

دوسرا شاہ غریب: موضع منگووالی تحصیل وزیر آباد۔

تیسرا شاہ غریب: بمقام اچیلا پور دکن۔

چوتھا شاہ غریب: ہزاروی، اس کا مزار آپ کے مزار کے متصل ہے۔

چار دیوان:

پہلا دیوان مادھو۔

دوسرا دیوان گورکھ لاہور۔ اس کا مزار آپ کے مزار کی چوکھنڈی میں ہے۔

تیسرا دیوان بخش بمقام بیجاپور۔

چوتھا اللہ دیوان لاہور میں مدفون ہے۔

چار خاکی:

پہلا مولا بخش خاکی۔

دوم خاکی شاہ لاہوری۔ ان کا مزار آپ کے مزار کے قرب و جوار میں ہے۔

سوم خاکی شاہ وزیر آباد۔

چہارم حیدر بخش خاکی جن کا مزار دکن میں ہے۔

چار بلاول:

اول شاہ رنگ بلاول۔

دوم بدھو بلاول۔

سوم شاہ بلاول۔

ان تینوں کے مزار شیخ حسین کے مزار کے قرب و جوار میں ہیں۔

چہارم شاہ بلاول دکن میں مدفون ہیں۔

شیخ حسین ۹۴۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۰۸ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں بعہد اکبر وفات پائی۔ شیخ حسین پنجابی پراکت کے شاعر بھی تھے۔ آپ کی کافیاں مشہور ہیں۔ ان کے مذکورہ بالا خلفاء میں سے مادھو زیادہ مشہور ہیں۔ یہ قوم کے برہمن تھے۔ شاہدرہ میں رہتے تھے۔ حسین وجمیل تھے۔ شیخ حسین کے منظورِ نظر تھے اور انہی کی رغبت سے مسلمان ہوئے تھے۔ شیخ کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ و جانشین ہوئے۔ ۹۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۵۲ھ میں شاہ جہان کے عہد میں وفات پائی۔

قطعۂ تاریخ ولادت و وفات:

طالبِ عشق و عاشق جانباز ماہِ عالم حسین نور العین
گشت پیدا انیسِ دیں سرمست سالِ تولیدِ او بہ زینت و زیں
گفت سرور محققِ سرمست سالِ ترحیلِ آں شہِ کونین!

(خزینۃ الاصفیاء، جلد اول، سلسلہ قادریہ، ص ۲۱۶)

مختصر تعارف رسالہ ''تہنیت''

یہ رسالہ تہنیت بزبانِ فارسی تصنیفِ لطیف حضرۃ مقصود العین شاہ حسین لاہوری المعروف سخی مادھولعل حسین قلندر رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۰۰۸ ہجری بمطابق ۱۶۰۰عیسوی) اس رسالے کے اب تک صرف دو خطی نسخے دستیاب ہوئے ہیں۔

(۱) خطی نسخہ مخزونہ کتب خانہ پیر حیاتیاں والا نوشاہی رسول نگر، سال کتابت ندارد قدیم الخط۔

(۲) دوسرا خطی نسخہ مملوکہ مولانا سید شرافت نوشاہی مکتوبہ ۱۳۴۷ ہجری بمطابق ۱۹۲۹عیسوی بخط مولانا شرافت نوشاہی یہ نسخہ مذکورہ خطی نسخہ رسول نگر کی نقل ہے۔

یہ رسالہ تہنیت اعظم گڑھ کے رسالہ معارف اگست ۱۳۸۹ ہجری بمطابق ۱۹۷۰عیسوی اور صحیفہ لاہور جولائی ۱۳۹۱ ہجری بمطابق ۱۹۷۲عیسوی میں جناب محترم پروفیسر محمد اقبال مجددی چھاپ چکے ہیں۔ اور اب میں نے اس رسالے کا ترجمہ جناب محترم عدیم افتخار قادری ایم-اے سے کروایا اور فقیر نے اس رسالے کا نام **''انوارِ الولایت ترجمہ رسالۂ تہنیت''** رکھا۔ اُمید ہے ناظرین اس رسالے کو دیکھ کر مسرت کا اظہار کریں گے اور مستفید بھی ہوں گے۔ حق ہمیں صوفیاء و اولیاء کے مقدس تعلیمات کو سمجھیں اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان پر تنقید و بُغض سے بچائے۔ آمین۔

بحرمت محمد والہٖ الامجاد وتمم بالخیر والصواب والیہ المرجع والمـاب۔ ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جید آل کے حرمت سے خیر کے ساتھ خاتمہ ہو اور بہترین نصیب ہو اسی کی طرف لوٹنا اور وہی پہنچنے کی جگہ ہے۔ اسی کی طرف ہے۔

ازقلم: فقیر ذوالعینی وقاص علی المتخلص بہ قلندری عفی عنہ

مقدمہ

از مصنف حضرت شاہ حسین لاہوری رضی اللہ عنہ

متن فارسی (1):

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی والصلوٰۃ علی محمدن المجتبیٰ وعلی آلہ کہ در شان ایشان **''قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ''** (۱) رسیدہ واصحابہ کہ **''تخلقوا باخلاق اللہ''** (۲) بکمال رسیدہ (و) ورزیدہ وسائر تابعین اجمعین بعد آن میگوید۔ حسین لاہوری کہ بخاطر رسید کہ چند فواید در هفت فصل جمع کنیم تا دوستان خدا برنگ سهولت مطالعه فرمایند واین را مسمیٰ (بہ) ''تہنیۃ'' کردم تاهمه کس را مبارک گردد۔

ترجمہ متن اُردو(1):

تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا اور درود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ کے برگزیدہ ہیں اور آپ کی آل پر جن کی شان میں آیۃ **قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی** (۱) آئی ہے اور آپ کے اصحاب پر جو **تخلقوا باخلاق اللہ** (۲) کے معیار پر صحیح اور پورے اُترے ہیں اور باقی تمام تابعین پر۔ اس (حمد وصلوٰۃ) کے بعد حسین لاہوری کہتا ہے کہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ چند فوائد سات فصلوں (ابواب) میں جمع کروں تا کہ خدا کے بندے آسانی سے ان کا مطالعہ کر سکیں اور اس کا نام ''تہنیت'' رکھا تا کہ سب کے لئے مبارک ثابت ہو۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّل (۱) درترک اقربا و دوستی ایشاں

متن فارسی (2):

بدانکه طالب را باید که از اقرباء خود تارک باشد برین
معنی که اگرایشان غیر از محبت و وداد مبتلا سازند و تلقین
ترک نمایند و باعث بغیریت باشند و آغشته به نجاست غیر
سازند و **یقطعون ما امر الله به ان یوصل** (۳) پس ازیں سبب او
را لازم ست که از انباز خود ترک گیرد و اطاعت ایشان نه
پذیرد۔ قوله تعالیٰ **وان جاهداك علی ان تشرك بی مالیس لك
به علم فلا تطعمها** (۴) و اگر درپے مزاحمت باشند پس مبتدی
را باید که ایشان را مانع آید بلکه مدعی باشد قوله تعالیٰ **اُف
لکم و لما تعیدون من دون الله** (۵) الخ وعلی هذ القیاس و
غیرهم وجای دیگر گفته **واذ قال ابراهیم لابیه آزر اتتخذ
اصناما الهة انی ارالك و قومك فی ضلال مبین** (۶) و اگر ایشان
ساعی باشند که در مکتب عشق قیام نماید پس در خدمت
ایشان باشد واز اطاعت ابانیارد قوله تعالیٰ **اطیعوا الله و اطیعوا
الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیئ فردوه الی
الله والرسول ان کنتم تومنون بالله والیوم الاخر ذلك خیر
واحسن تاویلا** (۷) ونیز جاسے دیگر گفته قوله تعالی **وقضی
ربك الا تعبدوا الا ایاه و بالوالدین احسانا** (۸) که نتیجه بیابد و
نهال عمر او ثمره برخورداری بارور گردد۔

پہلی فصل اقرباء سے دوری اور ان سے دوستی کے بیان میں:

ترجمہ متن اُردو (2):

جان لو کہ طالب کو اپنے اقرباء سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہیے اس
صورت میں کہ وہ محبت اور مؤدت کے سوا کسی اور چیز میں مبتلا کریں اور دوری کی
تلقین کریں، غیریت اور بیگانگی کا باعث ہوں، غیر کی نجاست میں ملوث کریں
(یعنی خدا سے توڑ کر غیر سے جوڑنے کی کوشش کریں) **ویقطعون ما امرا الله به
ان یوصل** اور توڑتے ہیں جو چیز اللہ نے فرمائی جوڑنی، پس اس وجہ سے ان سے
میل ملاپ ترک کر دے اور ان کی باتوں میں نہ آئے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،
وان جاهدك علی ان تشرك بی مالیس لك به علم تطعهما یعنی اگر وہ
دونوں (والدین) تجھے میرے ساتھ ایسی چیز شریک کرنے پر مجبور کریں جس کا
تجھے علم نہیں تو ان کی بات نہ مان۔ اور اگر وہ مزاحمت کے در پے ہوں تو مبتدی کو
چاہیے کہ انہیں روکے بلکہ ان سے جھگڑا کرے، اللہ کا ارشاد ہے ان کم لما تعبلون
من دون اللہ یعنی بیزار ہوں میں تم سے اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا۔ وعلیٰ ہذا
القیاس اور دوسرے مقام پر اللہ نے فرمایا ہے۔ **واذ قال ابراهیم لابیه آزر
اتتخذ اصناما الهته انی ارا و قومك فی ضلالٍ مبین**۔ اور جب کہا ابراہیم
نے اپنے باپ آزر کو، کیا تو پکڑتا ہے مورتوں کو خدا؟ میں دیکھتا ہوں تو اور تیری
قوم صریح بہکے ہو) اور اگر ان کی یہ کوشش ہو کہ طالب مکتبِ عشق میں قیام پذیر
ہو تو ان کی خدمت میں موجود رہے اور ان کی اطاعت سے انکار نہ کرے، **قوله
تعالیٰ اطیعوا الله واطیعو الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی
شیی فروده الی الله والرسول ان کنتم تومنون بالله والیوم الاخر خیرا**

و احسن تاویلا ۔ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہیں تم میں
اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو لوٹاؤ طرف اللہ کے اور رسول کے، اگر یقین رکھتے
ہو اللہ پر اور آخری دن پر، یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہے۔ اور دوسرے مقام
پر بھی فرمایا ہے، وقضی ربك ان لاتعبدوا الا ایاه وبالوالدین احسانا اور
چکا دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اس کے سوا اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔۔۔
کہ اس کا نتیجہ پالے گا اور اس کی زندگی کا درخت برخورداری کا پھل دے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (۲) در طلب مال وترک آن:

فارسی متن (3):

بدانکه طالب را یکبارگی ترک از مال خوب نیست
ازیں جهت که این رب خود را بنام یا عزیز یاد نموده پس
دوستی برو ثواب ست بقدر ما یحتاج اما نه چندان که مبتدی
را از راه باز دارد، و تابسته گرداند همچومگس و دیگر حوائج
بسیار برو مترتب ست و بمنزله میانجی ست و ترک برین
صورت گیرد که سود و زیان او یکسان دارند قوله تعالیٰ **لکیلا
تاسوا علی مافاتکم ولا تفرحوا بما اتکم** (۹) و بقدریکه احتیاج
بقوت باشد به بازو و حاصل کند قوله تعالیٰ **ومن رحمتهٖ جعل
لکم اللیل و النهار لتسکنوا فیه و لتبتغوا من فضله** (۱۰) وجای
دیگر گفته **وابتغوا من فضل الله** (۱۱) تا آبروی اُو لایزال باشد و
اگر میسر تواند کرد بسبب ذکر فقر و فاقه پیش گیرد وچیزی
بطلبد از مردم برنگ استغنا، نه بالحاح قوله تعالی **لایسئالون
الناس الحافا** (۱۲) چون توشه فقیر بر کمریست، پس آن بادی را
طلب چرا که بے این نمی شود والله الهادی ۔

دوسری (۲) فصل مال کی طلب اور اس کے ترک کے بیان میں:

ترجمہ متن (3):

جان لو کہ طالب کو یکدم تارک المال ہو جانا اچھا نہیں ہے، اس وجہ سے
کہ اس نے اپنے رب کو یا عزیز کے نام سے یاد کیا ہے، پس ضرورت کے مطابق

مال سے دوستی نیکی اور ثواب ہے مگر اس قدر بھی دوستی نہ ہو کہ مبتدی کی راہ میں
رکاوٹ بن جائے اور مکھیوں کی طرح اس کو پھنسا لے اور بہت سی کئی دوسری
ضرورتوں کا انحصار بھی اسی پر ہے اور یہ (مال) ایک بدرقہ اور وسیلہ کا درجہ رکھتا ہے
اور ترک کی یہ صورت ہو کہ اس کے نفع ونقصان کو برابر سمجھے یعنی نفع پر خوشی نہ ہو
اور نقصان پر افسوس نہ کرے، **قولہ تعالیٰ لکیلاتا سوا اتکم علی مافاتکم
ولا تفرجو بما اتکم** یعنی تاکہ تم غم نہ کھایا کرو اس پر جو تمہارے ہاتھ نہ آیا اور
نہ اچھا کرو اس پر جو تم کو اس نے دیا۔ اور جتنی روزی کی ضرورت سمجھے قوت بازو
سے حاصل کرلے **قولہ تعالیٰ من رحمۃ جعل لکم اللیل والنہار تسکنوا
افضلہ و بتغوا من** اور اپنے مہر سے بنادی تم کو رات اور دن کہ اس میں چین
بھی پکڑو اور تلاش کرو کچھ اس کا فضل، اور دوسری جگہ فرمایا ہے **ابتغوا من فضل
اللــہ** اور تلاش کرو کچھ اللہ کا فضل، تاکہ اس سے عزت و آبرو قائم رہے اور میسر
آسکے تو ذکر کی وجہ سے فقر و فاقہ اختیار کرے اور کوئی چیز لوگوں سے مانگ لے مگر
استغنا کے انداز میں، عاجزانہ انداز میں نہیں **قولہ تعالیٰ لا یسالون الناس
الحافا** یعنی نہیں مانگتے لوگوں سے لپٹ کر، جب فقیر کا توشہ باندھا ہے پس اس
ہادی کو تلاش کرو کیونکہ اس کے بغیر بات نہیں بنتی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (۳) در گرفتن ہادی:

متن فارسی (4):

بدانکہ طالب را باید کہ طلب ھادی کند چون در
قرآن مذکور است **یا ایھا الذین آمنوا اتقوا وابتغوا الیہ
الوسیلۃ**[۱۳] و جاے دیگر لیز مذکور است **فاسئلوا اھل الذکر
ان کنتم لا تعلمون**[۱۴] وھادی یافتہ نمی شود مگر بضلب
راسخ- پس مبتدی را باید کہ ھیچ احدے را از خدای یاد بد
اعتقاد نباشد دام محبت نھد چنانکہ صیاد دام می نھد باشد
کہ یك روز ھما بدام افتد:

خورش دہ بکنجشك و کبك و حمام
کہ یکروزت افتد ھمایے بدام

وبر بر کہ اعتقاد اُو درست آید ھمون را مقتدیٰ سازد
چونکہ دل منبع آلٰھی ست و امکان نیست کہ درو وسوسۂ
شیطانی راہ یابد چونکہ روش درویش دوستی خداست و
رسوم آداب یاد گیرد چنانکہ ھادئ خود را بنام تخواند و
درخدمت او قیام نماید و خود را بدو قیاس نکند چونکہ او
دریاست وابن حقیر، پس حقیر را بدریا چہ مناسبت ست
جائیکہ دریاست، واین حقیر کتب و انواع آداب از رسائل
بزرگان چنانکہ مکیہ [۱۵] وغیرہ مطالعہ کند و در عمل آرد کہ
نتیجہ کلیٰ ست و از بدعیان محبت آن عزیز بگسلاند کہ

بکار او خواهد آمد هوالطالب ۔

تیسری (۳) فصل ہادی پکڑنے میں

ترجمہ متن اُردو(4):

جان لو کہ طالب کو کوئی ہادی تلاش کرنا چاہیے جب قرآن مجید میں مذکور ہے۔ یاایها الذین آمنوا تتقوا الله وابتغوا الیه الوسیله اے ایمان والو! ڈرے رہو اللہ سے اور ڈھونڈو اس تک وسیلہ اور دوسرے مقام پر بھی مذکور ہے۔ فاسلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور جب تک طلب صادق نہیں ہوگی ہادی نہیں ملے گا، پس مبتدی کو چاہیے کہ وہ کسی بھی خدایار آدمی سے بداعتقاد نہ ہو اور محبت کا دام لگائے جیسے شکاری دام لگتا ہے، ہوسکتا ہے کسی روز ہما دام میں آجائے۔ خورش ده بـه کـنجشك و کبك وحمـام کـه یك روزت افتدهمائی به دام (یعنی چڑیوں، ہنسوں اور کبوتروں کو خوراک دیتا رہ تا کہ کسی دن ہما تیرے دام میں پھنس جائے) اور جس کسی پر اعتقاد درست ٹھہرے اسی کو اپنا مقتدائی بنالے اور چونکہ دل خدا کا گھر ہے اور ممکن نہیں کہ اس میں کسی وسوسۂ شیطانی کو راہ ملے۔ جب کہ درویش کا کام خدا سے دوستی ہے اور مراسم آداب سیکھے یہاں تک کہ اپنے ہادی کا نام لے کر نہ بلائے اور اس کی خدمت میں قیام پذیر رہے اور اپنے آپ کو اس پر قیاس نہ کرے کیونکہ وہ (ہادی) دریا ہے اور یہ (طالب) حقیر ہے پس حقیر کو دریا سے کیا نسبت ہے اور ہر قسم کے آداب بزرگوں کی کتابوں سے رسالوں سے مثلاً (فتوحات) ''مکیہ'' وغیرہ سے مطالعہ کرے اور ان کو عمل میں لائے کہ کلی نتیجہ ہے اور اس عزیز کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں سے کٹ کر رہے کہ اس کے کام آئے گا۔ ہوالطالب۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ (۴) در بیان فوائد:

متن فارسی (5):

بدانکه اگر طالب مطلوب را یافت که او در راهبری سر کار ست پس حاجت تقاضا نماند که ازو چیزی پرسد یا در رنگ اعتراض پیش آید چونکه این بے نصیبی ست چنانکه قصه مهتر خضر و موسیٰؑ --- و اگر مطلوب را یافت که او بلباس درویشی ملبوس ست و از علم هدایت عاری او را همیں حجت کافی ست ، اگرچه اراده او را حاصل نخواهد بود تا ودود واهب لعطیه والجود بصورت المطلوب فرشته پیدا کند از محبت او تاهم او رهبری کند و اگر این طالب فنون راه و روش بزرگان از کتب مطالعه کند ویا از کسے آموزد مطلوب را منع نکند و ازین جهت برسم و راه حواله شود که جمع غیر تفرقه قرار نگیرد که مقصود رخت بمنزل رسانیدن ست وهوالبلیغ ۔

چوتھی فصل فوائد کے بیان میں:

ترجمہ متن اُردو(5):

جان لو کہ اگر طالب کو ایسا مطلوب مل گیا جو رہبری کے کام میں لگا ہوا ہے تو پھر اس سے کچھ پوچھنے یا معترض کی صورت میں پیش آنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بدنصیبی ہے جیسا کہ خضر اور حضرت موسیٰؑ کا قصہ ہے۔ اور اگر اس نے مطلوب کو پالیا جو درویشی کے لباس میں ملبوس ہے اور علم و ہدایت سے کورا ہے اس

کے لئے یہی محبت کافی ہے اگرچہ اسے ارادت تو حاصل نہیں ہوگی تا آنکہ خداوند ودود واھب العطیہ والجود، مطلوب کی صورت پر کوئی فرشتہ ظاہر فرمادیں تاکہ وہ بھی رہبری کرے اگر یہ بزرگوں کی راہ وروش اور طور طرز کے فنون کتابوں سے دیکھ کر پڑھے یا کسی سے سیکھ لے تو مطلوب مانع نہیں ہوگا .... کیونکہ مقصود سامان کو منزل پر پہنچانا ہے وھوالبلغ ۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ (۵) در تلقینِ ذکر:

متن فارسی (6):

بدانکه مرشد طالب را باطوار و افعال او ملاحظه نماید و جامه دل آن را از نجاست غیریت پاك سازد چنانکه اگر کافر باشد او را شریعت و قواعد اسلام آموزد و اگر فاسق باشد بآب تعریه مطهر کند از دوازده کبائر باز آرد اکتفا بگریه تملق و تخلق او نکند چنانکه آورده اند کثرة التواضع علامه النفاق و از جهت او معلوم نکند و چون لطیفه حاصل آید یکایك آن طالب را شاغل بذکر جلی بکند نحستین از جام محبتِ محبان خاص جرعه بخشاند که منظور گردد، چون او بخدمت پسندیده شود او را بکلمه طیب مشغول سازد قوله تعالیٰ **الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه**[۱۶] تا آئینه او انجلا گردد قوله تعالیٰ **الا بذکر الله تطمئن القلوب**[۱۷] وبعد ازان اشارت بخفی کند که نتیجه **فاذکرولی اذکرکم**[۱۸] باو متواصل گردد وشورش عشق در جان او شعله گیرد قوله تعالیٰ **یحبهم و یحبونه**[۱۹] که از آتش سوزان استخوان او چون هیزم و دل پر آب کباب شود، هر گاه که طالب این منزل طی کرد و لوح عشق در مکتب محبت قیام نماید و هوالمحب۔

فصل پنجم (۵) تلقین ذکر کے لئے:

ترجمہ متن (6):

جان لو کہ مرشد کو چاہیے کہ وہ طالب کے اطوار و افعال پر نظر رکھے (متوجہ کرائے) اور اس کے دل کے جامہ کو غیریت یعنی شرکت کی گندگی سے پاک کرے چنانچہ اگر وہ کافر ہو تو اس کو شریعتِ محمدی اور اسلام کے اصول وقواعد سے آگاہ کرے اور اگر وہ فاسق ہو تو اس کو تعریہ کے پانی سے پاک کرے اور بارہ کبیرہ گناہوں سے روکے (بچائے) مرید کے مکارانہ رونے اور فریب کارانہ اخلاق پر اکتفا نہ کرے۔ چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ کثرۃ التواضع علامۃ النفاق (بہت تواضع و انکساری منافقت کی علامت ہے") اور اس کی وجہ معلوم کرے اور جب یقین حاصل ہو جائے تو فوراً اس طالب کو ذکرِ جلی میں مشغول کر دے پہلے اسے خاص بحثوں کی محبت کے جام سے ایک گھونٹ چکھا دے کہ وہ منظور ہو جائے اور جب خدمت کے لئے پسند کیا جائے تو کلمہ طیب کے ورد میں اس کو مشغول کر دے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **الیہ یصعد الکلمات الطیب والعمل الصالح یرفع**، اسی کی طرف پڑھتا ہے کلام ستھرا اور نیک کام اس کو اٹھا لیتا ہے، تا کہ اس کا شیشہ صاف اور شفاف ہو جائے اور اطمینان کی دولت حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اس کے بعد ذکر خفی کا حکم دے تا کہ فاذکرونی اذکرکم، تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا، کا نتیجہ اس کو مل جائے اور عشق کا شور اور آگ اس کی روح میں بھڑک اٹھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں تا کہ عشق کی جلانے والی آگ سے اس کی ہڈیاں خشک لکڑی کی طرح اور اس کا دل کباب کی طرح بریان ہو جائے۔ جب طالب یہ منزل طے کر لے اور مکتب محبت میں عشق کی تختی قائم کر لے تو محبّ بن گیا۔

اَلْفَصْلُ اَلْسَّادِسُ (٦) وَ السَّابِعُ (٧) در بیان الخاتمۃ:

متن فارسی (7):

وجود انسان بطریق زمین صالح ست و عشق مانند تخم درخت میوه دار، پس چون آن تخم در زمین رسته گردد و بآب محبت پرورش یابد و مواد محبت پیدا کند آخر الامر آن تخم درخت میوه دار بارور گردد و آن سه مراتب ست: مرتبه اول آخات و منشاء او نیست ست که **الا عمال بالنیات** [۲۰] و منشاء نیت خطره وسوسه واصل هر شے وسوسه است و چون شے موسوس قرار گیرد و خطره گردد چون قرار گیرد نیت حاصل آید چون نیت ترقی در خطره کند آخات آید و آخات آنست که هر یك را برادر شفیق داند اندر دین که **انما المومنون اخوة** [۲۱] و نیز مذکورست **فاخوانکم فی الدین** [۲۲] ورنج و راحت او بر خود لازم داند و در وقت حاجت حاجت او را بر حاجت خود مقدم دارد و لباس دوستی دوستانِ محبوب را پوشیده در محبت قیام نماید و مرتبه محبت آنست که محبوب را بمتعلقان او دوست دارد وشیوه و داد ایشان بجا آرد که کلب الحبیب حبیب مصرعه۔

هوا خواهان کویش راچو جان خویشتن دارم

تاآنکه غربت همعنان او بگردد بعد ازان خلت حاصل آید و خلت آنست که دیگرے را جز دوست در دل جاندهد

چنانکه فرموده اند **لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکرا خلیلا ولکنه اخی وصاحبی وقد اتخذ الله صاحبکم خلیلاً**(۲۳)
وچون عقدۂ یگانگی راسخ گشت و وصول یافت یافت بعده باید دانست که هر که در رباط دنیا به زاویۂ خیال پا نهاده هبریك را ندای عشق شامل گشته پس احدی از خلل عشق خالی نیست هر که باشد عارف، آخرالامر بچیزیکه خلت داشته باشد بهمون شی محو گردد چنانکه (شیخ) فرموده اند الناس علی دین خلیله حکایت نیز گفته و در سکرات موت وصیت کرد که بعد از وفات دو کوزه دنانیر در قبرِ من دفن کنند چون زر بسیار بود وصیتش بجا آوردند پس از چند مدت پسران او مفلس شدند خواستند که آن مبلغ را از قبرش بر آرند رفته قبرش را کافتند و آن مال پدر را ندیدند حیران بودند چه بینند که همه دینارها تمثیل ملك ماهی بوجود او چسپیده، خواستند که از وجودش جدا سازند چنانکه سعی بلیغ نمودند جدا نشد از بس خرص چنان مصلحت دیدند که آن شخص را بسوزند و زر او را ازو حاصل کنند۔ چون سوختند ملاحظه نمودند که تمام زر گشته همه را متصرف شدند، اُو چون همون ذات بود رخت همان ذات شد۔ بعد از ان جانب من سعی نماید بدانکه من عبارت از آنست که از ازل تابه اید خبر نداشته باشد بهر نامی که منسوب کنند نامیده شود، و کنهه این سر معلوم نه خواهی کرد مگر وقتیکه مر دود باشی یا مستغرق یا بهمین معامله مخلوق یا محدوث۔ والله اعلم بالصواب۔

فصل ششم (۶) وہفتم (۷) اختتام پر:

ترجمہ متن (7):

انسانی وجود ایک عمدہ زمین کی مانند ہے اور عشق پھلدار درخت کے بیج کی طرح جب وہ بیج زمین میں اُگنے لگتا ہے اور محبت کے پانی سے پرورش پاتا ہے اور محبت کا مواد پیدا کرتا ہے، آخر اس پھلدار درخت کا بیج بار آور ہوتا ہے اور اس کے تین مراتب ہیں، مرتبۂ اول: آخات، اور اس کا منشا نیت ہے کیونکہ انما الاعمال بالنیات ، اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور نیت کا منشا وسوسہ کا کھٹکا ہے اور ہر شے کی اصل وسوسہ ہے اور وسوسہ والی چیز کو قرار آتا ہے اور وہ خطرہ بن جاتی ہے اور جب اسے قرار آتا ہے تو اس سے نیت حاصل آتی ہے اور نیت خطرہ میں ترقی کرتی ہے تو آخات بن جاتی ہے، اور آخات، کہ: ہر ایک کو دین میں مشفق بھائی سمجھے کیونکہ قرآن مجید میں ہے، انما المومنون اخوۃ تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یہ بھی قرآن مجید میں مذکور ہے، وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں اور اس کے رنج وراحت کو محسوس کرے اور ضرورت کے وقت اس کی ضرورت اور حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم جانے اور محبوب دوستوں کی دوستی کا لباس پہن کر محبت میں قیام کرے،۳۔ مرتبۂ محبت: وہ ہے کہ محبوب کو اس کے متعلقین سمیت دوست رکھے اور ان کی دوستی کا حق بجالائے کہ کلب الحبیب حبیب (دوست کا کُتا بھی پیارا لگتا ہے) ہوا خاہان کویش راچو جان خویشن دارم۔ یعنی اس کی گلی کے پیار کرنے والے مجھے اپنی جان کی طرح عزیز ہیں حتیٰ کہ غربت اس کی ہم سفر ہو جائے ان کے بعد خلت حاصل ہو گی اور خلت یہ ہے کہ اپنے دل میں دوست کے سوا کسی کو جگہ نہ دے چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا اب اگر

میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے اور تمہارے ساتھی نے اللہ ہی کو خلیل بنایا اور جب یگانگت کا عقد پختہ اور بیگانگی دور ہوگئی تو واصل ہوگیا اس کے بعد معلوم ہونا چاہیے کہ جن لوگوں نے دنیا کے اصطبل میں خیال آمرانہ سے قدم رکھا سب کو عشق کی آواز پہنچی پس عشق کے خلل سے کوئی بھی خالی نہیں۔۔۔۔ آخر اسے جس چیز سے بھی خلت کا ربط ہو اس شے میں محو ہو جائے چنانچہ شیخ نے فرمایا ہے لوگ اپنے خلیل کے دین (طور طریقے) پر چلتے ہیں، اس پر انہوں نے ایک حکایت بھی بیان کی ہے کہ کسی نے آخری وقت وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد دیناروں کے دو لوٹے میری قبر میں دفن کر دینا چونکہ دولت کی فراوانی تھی اس کی وصیت کو عملی جامہ پہنایا گیا جب کچھ عرصہ بعد ان کے بیٹے افلاس کا شکار ہوئے تو انہوں نے باپ کی قبر سے وہ دنانیر نکالنے چاہے۔ جا کر قبر کھودی تو وہاں سے مال غائب تھا۔ بہت حیران ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ جیسے مچھلی کے بدن پر چھوٹے چھوٹے فلوس چسپاں ہوتے ہیں اسی طرح وہ دنانیر اس کے بدن پر بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ بدن سے علیحدہ کریں مگر وہ فلوس جدا نہ ہوئے انتہائی حرص کی وجہ سے انہوں نے میت کو جلا کر وہ زر علیحدہ کرنے کی سعی کی جب لاش جل گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا تمام بدن زر بن چکا ہے۔ سب کو وہ اپنے تصرف میں لائے چونکہ وہ اسی زر کا ہو چکا تھا بالاخر وہی بن گیا۔

اس کے بعد من، کی طرف کوشش کی ہے من کا معنی ہے کہ ازل سے ابد تک اسے کسی چیز کی خبر نہ ہو جس نام سے بھی اسے منسوب کریں اسی نام سے پکارا جا سکے اور اس راز کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں سمجھ سکو گے جب تک مردود نہ ہو جاؤ یا مستغرق یا اسی معاملہ میں مخلوق یا ممدوث نہ ہو جاؤ، خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

تمت الرسالۃ

حواشی از فقیر وقاص علی قلندری

(۱) قل لا اسئالکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ○

(ترجمہ) تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر اپنے قرابت کی محبت (حُبِ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ وحسینؑ)۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر ۲۳)

(۲) تخلقوا باخلاق الله○

(ترجمہ) اخلاقِ خداوندی کو اپنا لو۔

حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو سر الاسرار فیما یحتاج الیه الابرار چھٹی فصل اہل تصوف کے بیان میں درج فرمایا۔

(۳) و یقطعون ما امر الله به ان یوصل○

(ترجمہ) کاٹتے ہیں اُس چیز کو جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۷)

(۴) وان جاهداك علی ان تشرك بی مالیس لك به علم فلا تطعمها

(ترجمہ) اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو اُن کا کہنا نہ مان۔ (سورۃ لقمان، آیت نمبر ۱۵)

(۵) اُف لکم و لما تعیدون من دون الله○

(ترجمہ) تُف ہے تم پر اُن بتوں پر جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔

(سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۶۷)

(۶) واذ قال ابراهیم لابیه آزر اتتخذ اصناما الهة انی ارالك و

قومك فی ضلال مبین O

(ترجمہ) اور یاد کرو جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔ (سورۃ الانعام، ۷۴)

(۷) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذلك خیر واحسن تاویلاO

(ترجمہ) حکم مانوں اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور اُن کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر ۵۹)

(۸) وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احساناO

(ترجمہ) اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر ۲۳)

(۹) لکیلا تاسوا علی مافاتکم ولا تفرحوا بما اتکمO

(ترجمہ) اس لیے غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا۔ (سورۃ الحدید، آیت نمبر ۲۳)

(۱۰) ومن رحمتہ جعل لکم اللیل و النہار لتسکنوا فیہ و لتبتغوا من فضلہ O

(ترجمہ) اُس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے۔ کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اُس کا فضل ڈھونڈو۔ (سورۃ القصص، آیت نمبر ۷۳)

(۱۱) وابتغوا من فضل اللہO

(ترجمہ) اللہ کا فضل تلاش کرو۔ (سورۃ الجمعہ، آیت نمبر ۱۰)

(۱۲) لایسئالون الناس الحافاO

(ترجمہ) لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۷۳)

(۱۳) یا ایھا الذین آمنوا اتقوا وابتغوا الیہ الوسیلةO

(ترجمہ) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

(سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۳۵)

(۱۴) فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمونO

(ترجمہ) تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

(سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۷)

(۱۵) فتوحاتِ مکیہ تصنیفِ لطیف حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ۔

(۱۶) الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہO

(ترجمہ) اُسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہیں وہ اُسے بلند کرتا ہے۔ (سورۃ فاطر، آیت نمبر ۱۰)

(۱۷) الا بذکر اللہ تطمئن القلوبO

(ترجمہ) سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا سکون ہے۔

(سورۃ الرعد، آیت نمبر ۲۸)

(۱۸) فاذکرونی اذکرکمO

(ترجمہ) تم میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۱۵۲)

(۱۹) یحبھم و یحبونہ O

(ترجمہ) وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔

(سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۵۴)

(۲۰) انما الاعمال بالنیات۔ (ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے)۔

اس حدیث کو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الصحیح للبخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ میں درج فرمایا۔

(۲۱) انما المومنون اخوۃ ○

(ترجمہ) مسلمان مسلمان بھائی ہے۔ (سورۃ الحجرات، آیت نمبر ۱۰)

(۲۲) فاخوانکم فی الدین ○

(ترجمہ) وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ (سورۃ توبہ، آیت نمبر ۱۱)

(۲۳) لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکرا خلیلا ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلاً○

(ترجمہ) اب اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے۔ اور تمہارے ساتھی نے اللہ ہی کو خلیل بنایا۔

اس حدیث کو حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے الصحیح مسلم جلد ۳ کتاب فضائل صحابہ میں درج فرمایا۔

❁❁❁

تاجدارِ شہرِ لھور کے شاہ حسین رحؒ

شاہِ ہفت کشور شاہ حسین رحؒ

ولا یخافون لومۃ لائم

ثانیِ شاہ منصور شاہ حسین رحؒ

وقاصؔ علی قلندری

مخطوط اصلی بقلم فقیر ذوالعینی وقاص علی قلندری